رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

Digitized by Khilafat Library

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۱۱	۷ نومبر ۱۹۳۶ء	مطابق	یوم شنبہ	مورخہ ۲۱ شعبان ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ نومبر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج ساڑھے ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت ممدوحہ کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں:۔

دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی بفضلہ تعالے خیر و عافیت ہے:۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی ماچھیاں والا ضلع ملتان بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے:۔

آج بعد نماز مغرب حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صدارت میں مجلس ارشاد کے زیر اہتمام عربی زبان میں قلم اور تلوار کے مقابلہ پر دلچسپ مناظرہ ہوا۔ قلم کی فوقیت ثابت کرنے والوں کے لیڈر مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری اور تلوار کی برتری ثابت کرنے والوں کے لیڈر سیٹھ محمد سعید صاحب آف حیدرآباد تھے۔ قلم کی فوقیت ثابت کرنے والے غالب رہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات کے وقت ظاہری تدابیر اختیار کرنے سے پہلے آستانہ الٰہی پر جھکو

"چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے۔ کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو۔ کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے۔ تم راستباز اسی وقت بنو گے۔ جبکہ تم ایسے ہو جاؤ۔ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں۔ اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ مونہہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ اُن کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے۔ تا تمہیں معلوم ہو۔ کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے۔ تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گر پڑیں گی۔ اور احتمال ہے۔ کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے۔ اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھیراؤ گے۔ تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔"

(کشتی نوح)

آریہ سماجیوں کی شادیوں کا مسودہ قانون

مسلمانوں کو فی الفور بیدار ہونا چاہئیے

(از سر محمد یعقوب صاحب ممبر اسمبلی)

لیجسلیٹو اسمبلی کے گذشتہ اجلاس شملہ میں کانگرس پارٹی کے ممبر ڈاکٹر جی۔ کھارے کی جانب سے قانون ازدواج آریہ سماجیوں کے قانون ازدواج کا ایک مسودہ پیش ہوا ہے۔ جو اب تک معرض بحث میں ہے۔ اور دہلی کے اجلاس میں غیر سرکاری قوانین کی پیشی کی تاریخ پر سب سے پہلے اس پر مباحثہ ہوگا۔ ابتداً جب یہ مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ تو اس وقت یہ کہا گیا تھا۔ کہ اس کا تعلق محض آریہ سماجیوں کی شادیوں سے ہے۔ اس واسطے مسلمان ممبران اسمبلی نے دفعات پر گہری نظر نہیں ڈالی۔ اور ڈاکٹر کھارے نے ایک خاص ترکیب کی۔ کہ اس مسودہ قانون کی جانچ کے واسطے جو منتخبہ کمیٹی تجویز کی۔ اس میں کسی مسلمان ممبر کا نام نہیں رکھا۔ اس وجہ سے مسلم ممبروں کو اس پر غور کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ مجلس منتخبہ کی رپورٹ کے بعد اب جو وہ مسودہ قانون پاس کئے جانے کے واسطے ۔۔۔ ی کیا پیش ہوا۔

اس وقت اس کی دفعات پڑھکر میں نے یہ محسوس کیا کہ اس کا اندرونی مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کو آریہ مذہب اختیار کرنے کی ترغیب اور سہولت پیدا ہو۔ اور جب دیگر مسلم ارکان اسمبلی سے اس کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا۔ تو کانگرس پارٹی کے تین مسلمان ممبروں کے سوا باقی تمام مسلمان ممبر میرے ہم خیال معلوم ہوئے اور جو ترمیم مسلمانوں کو اس قانون کی زد سے بچانے کے لئے میں نے پیش کی ہے۔ سب نے اس کی تائید کی اور پنڈت کرشنا کانت صاحب مالوی ممبر اسمبلی برادرزادہ پنڈت مدن موہن صاحب مالوی کی تقریر سے اس قانون کو پاس کرانے کا مقصد اصلی ظاہر ہوگیا مسلمانوں کی آگاہی کے واسطے اس مسودہ قانون کی دفعہ ۲ و دفعہ ۳ کا ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

دفعہ (۲) اس ایکٹ کے خلاف کوئی شادی شدہ (خواہ وہ کسی قانون یا رسم ورواج کی موجودگی میں بھی ہو) جو ایکٹ کے نافذ ہونے سے پیشتر یا بعد میں ان فریقین کے درمیان ہوگی۔ جو شادی کے وقت آریہ سماجی ہوں گے ناجائز نہیں ہوگی۔ اور نہ کبھی وہ شادی اس وجہ سے ناجائز خیال کی جائے گی کہ فریقین کسی وقت میں ہندوؤں کی مختلف ذاتوں یا مختلف گوتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ یا یہ کہ فریقین میں سے ایک یا دونوں کسی وقت میں ہندو مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے پیرو تھے۔

اس دفعہ کے مکمل قانون پاس ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر کوئی مسلمان عورت کسی وجہ سے اپنے شوہر سے ناراضمند ہو اور چونکہ بدقسمتی سے خدا کا قانون اسلام ہندوستان میں نافذ نہیں ہے اس واسطے وہ شوہر سے نجات حاصل کرنے کے واسطے آریہ ہوجائے۔ اور آریہ ہوکر کسی آریہ مرد کے ساتھ شادی کرے۔ تو وہ شادی جائز قرار دی جائے گی۔ بحالت موجودہ میں اگر کوئی عورت آریہ ہوجائے۔ جب بھی اس کی شادی آریہ مرد کے ساتھ جائز نہیں ہوسکتی۔ دوسرا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ اگر کوئی آریہ عورت بطیب خاطر مسلمان ہوجائے۔ جب بھی آریہ شوہر کی زوجیت سے خارج نہیں ہوگی۔ اور وہ جس طرح چاہے گا۔ اس کے ساتھ برتاؤ کرے گا۔ حالانکہ شرعاً مسلمان ہوتے ہی وہ آریہ کی زوجیت سے خارج ہو جاتی ہے۔ میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ دفعہ ۲ کے آخر کے الفاظ "یا یہ کہ فریقین میں سے ایک یا دونوں کسی وقت میں ہندو مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے پیرو تھے۔" حذف کردئے جائیں۔ اگر یہ ترمیم منظور ہوجائے۔ تو مسلمان قانون کی زد سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

دفعہ ۳ مسودہ قانون کا ترجمہ یہ ہے

دفعہ (۳) فریقین کی جائداد کی وراثت اور ان کی اس اولاد کے مسئلہ کا فیصلہ (جو اس قسم کی شادی سے پیدا ہوں۔ جو دفعہ ۲ کی عدم موجودگی میں ناجائز قرار پاتے۔) قانون وراثت ہند ۱۹۲۵ء کے ماتحت ہوگا۔

اس دفعہ کے پاس ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمان عورت آریہ ہونے کے بعد بھی اپنے والدین اور دیگر مسلمی رشتہ داروں کی وارث ہوسکے گی اور اسی طرح اس کی اولاد کو حق پہنچے گا۔

ان دفعات کے مطالب کے متعلق میں نے جو رائے قائم کی ہے۔ اس کی تائید آنریبل مسٹر جسٹس سر شاہ محمد سلیمان صاحب چیف جسٹس و آنریبل مسٹر جسٹس نعمت اللہ صاحب جج ہائیکورٹ الہ آباد کی رائے سے بھی ہوتی ہے۔ جو انہوں نے اس مسودہ قانون پر تحریر فرمائی ہے اور جس کا حوالہ میں نے اسمبلی میں اپنی تقریر میں دیا تھا۔ کیپٹن سر آصف علی صاحب ممبر اسمبلی کی جو کانگرس پارٹی کے ایک معزز رکن اور عہدہ دار ہیں۔ اور جنہوں نے میری رائے کے خلاف اسمبلی میں اس قانون کی تائید میں تقریر بھی فرمائی ہے۔ نیز کانگرس پارٹی کے باقی دو مسلمانوں میں قاضی محمد احمد صاحب کاظمی اور ڈاکٹر خان صاحب کی یہ رائے ہے۔ کہ مسلمانوں پر اس قانون کی زد نہیں پڑتی

چونکہ یہ اہم مسئلہ ہے۔ جس میں شرعی نقطہ نظر کو بھی بہت کچھ دخل ہے اس واسطے تعلیم یافتہ اور اہل الرائے مسلمانوں سے علی العموم اور علماء کرام سے علی الخصوص میری یہ استدعا ہے کہ وہ بذریعہ اخبارات جلد سے جلد اس قانون پر اپنی رائے کا اظہار فرمائیں اور یہ بتائیں۔ کہ آیا اس قانون کی زد مسلمانوں پر پڑتی ہے۔ یا نہیں۔ اور آیا مسلمان ارکان اسمبلی کو اس کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ یا نہیں۔ اور اگر شرعی نقطہ نظر سے بھی مسلمان اس قانون کی زد میں آسکتے ہوں۔ تو ان حضرات علماء سے جو کانگرس کو ہندوستان کی نجات کا ذریعہ خیال فرماتے ہیں۔ یہ درخواست ہے کہ کانگرس پارٹی کے ارکان اسمبلی پر اپنا اثر استعمال کرکے انہیں اس پر رضامند کریں۔ کہ وہ میری ترمیم کو منظور کرلیں۔ ورنہ ہم کو صاف بتایا جائے۔ کہ ہم اس قانون کی مخالفت نہ کریں۔ نیز تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس قانون کے خلاف پبلک جلسے کرکے ریزولیوشن پاس کریں۔ اور اس کی نقول بنام پرائیویٹ سیکرٹری وائسرائے ہند بنام ہوم ممبر صاحب حکومت ہند دہلی اور بنام ممبر قانون حکومت ہند دہلی جلد سے جلد کثیر تعداد میں روانہ کریں۔ تاکہ گورنمنٹ کو مسلمانوں کے خیالات اور جذبات کا صحیح علم ہوجائے۔

اضلاع گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم کا دورہ

حکیم امیر احمد صاحب قریشی انسپکٹر بیت المال۔ انجمن ہائے احمدیہ ضلع لاہور۔ جھنگ کا دورہ ختم کرکے۔ گوجرانوالہ، گجرات۔ جہلم کی انجمنوں میں علی الترتیب دورہ کریں گے۔ عہدہ داران جماعت ان کے کام میں تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی تیرھویں قسط

خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ میں نے گزشتہ دنوں میں پانچ تعجب کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص بیداری اور خاص توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ قادیان کی مرکزی لجنہ کی سب کمیٹیاں اپنے اپنے اجلاس کر رہی ہیں۔ اور ان کی طرف سے امید ہے کہ نو دیگوں کا وعدہ عنقریب موصول ہو جائے گا۔ ذیل میں دیگوں کے وعدوں کی تیرھویں قسط کا اعلان کرتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنے والے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کی طرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۴۷	آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد دین صاحب میڈیکل سکول امرتسر	ایک	اپنی طرف سے	للعہ روپیہ وصول شد
۴۸	لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ	ایک	لجنہ سیالکوٹ کی طرف سے	اللعہ وصول شد
۴۹	جناب عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب سکندر آباد دکن	ایک		للعہ وصول شد
۵۰	حضرت ام طاہر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ	ایک	اپنی طرف سے	عللہ وصول شد
۵۱	جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان	ایک	اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے ایک حصہ آپ کی بنا پر	للعہ روصول شد
۵۲	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب اوکاڑہ	ایک	اپنی اہلیہ کی طرف سے	وعدہ

اب اسی میں سے صرف چوبیس دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ اور اگر قادیان کی مرکزی لجنہ کی نو دیگوں کا وعدہ جلدی موصول ہو گیا۔ تو صرف پندرہ دیگوں کا مطالبہ باقی رہ جاتا ہے اب میں اس تیرھویں قسط پر تبصرہ کرتا ہوں۔ (۱) اس قسط میں لجنات میں سے سیالکوٹ لجنہ نے حصہ لیا ہے (۲) صوبہ سرحد کے وعدوں کا انتظار ہے۔ (۳) یوپی خاموش ہے (۴) حیدر آباد دکن کی طرف سے جناب سیٹھ عبداللہ بھائی کی طرف سے ایک دیگ موصول ہوئی ہے۔ گو سیٹھ صاحب موصوف ۲۴ء میں بھی دیگ دے چکے ہیں (۵) پنجاب نے اس قسط میں کافی حصہ لیا ہے (۶) بنگال اور بہار بالکل خالی ہیں (۷) مشرقی افریقہ سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔

اب جلسہ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے۔ اسلئے احباب فوری توجہ فرمائیں اور ایک دوسرے کو تحریک کریں بالخصوص سیکرٹری صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہمہ تن کوشش فرمائیں۔ مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان کے وعدہ کا منتظر ہوں۔ ایک دیگ کی قیمت جس کا وزن اکیس پختہ ہوتا ہے۔ چالیس روپے ہے۔ تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں۔ اور یہ لکھدیا جائے کہ یہ رقم دیگ کی ہے۔ اور یہ نام دیگ پر کندہ کرانا ہو اس کی اطلاع مجھے دیجائے۔ گذشتہ اعلان میں ایک دیگ کے معطی کا نام غلطی سے احسان الحق اوکاڑہ لکھا گیا ہے۔ اصل میں احسان الٰہی ہے۔ جنھوں نے اپنے والد شیخ عبدالعزیز صاحب کی طرف سے للعہ داخل خزانہ کئے تھے۔ جو شیخ صاحب موصوف نے اپنی مرحومہ اہلیہ والدہ صاحب احمد صاحب کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ... دیگ کی قیمت کے طور پر ... دیگ کا وعدہ کیا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء (سیکرٹری ضیافت)

ضرورت رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کے لئے جو بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل اور شریف زمیندار خاندان سے ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو نیز ضروری اوصاف حمیدہ سے متصف ہو۔ ان کی پہلی بیوی جو سنٹرل پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں فوت ہو گئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں۔ خط و کتابت بپتہ ذیل کی جائے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند خطبات کی اشاعت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ خطبات جو حضور نے جماعت کے عملی پہلو کو مضبوط کرنے کے متعلق بیان فرمائے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ ایک کتابی صورت میں ہر احمدی مرد و عورت کے پاس ہوں۔ تا ہم ان مشکلات کو جو عمل کے راستے میں حائل ہیں دور کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اور اس طرح اپنی عملی اصلاح کر کے اس مذہبی عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ممد ثابت ہو سکیں۔ جس کی بنیاد اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں رکھی گئی ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دفتر تحریک جدید نے حضور کے خطبات شائع کرنے کا انتظام کر کے ۲۲ اکتوبر کے الفضل کے پرچے میں دوستوں سے خریداری کے لئے درخواست کی تھی لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک جماعتیں خاموش ہیں۔ لہٰذا احباب اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اس کی طرف اپنی توجہ مبذول فرما کر دفتر کو جلد از جلد اطلاع دیں کہ ان کو کتنی تعداد درکار ہے۔ تاکہ اس حساب سے شائع کیا جا سکے۔

قیمت فی جلد جو اصل لاگت ہے ۲ر فی درجن عہ سیکڑہ عنہ
احباب بہت جلد مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں (انچارج تحریک جدید قادیان)

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جن کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت اور سیرت کی خوبی اور دین داری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت معرفت مینجر الفضل ہو۔

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گل یہ چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اسکو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں اس کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت توانا تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا

پتہ: عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

بغداد ۴ نومبر۔ آج عراق کی نئی حکومت کے اعزاز میں ۵۰ ہزار اشخاص نے مظاہرہ کیا۔ مقررین نے جدید حکومت کی تعریف میں تقریریں کیں۔ جدید صدر اعظم حکمت سلیمان نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ میں اخبارات اور افراد کی آزادی کا حامی ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں قومی ترقی کے وسائل و ذرائع کو ہر ممکن طریق پر وسعت دوں گا۔

نیویارک ۴ نومبر۔ امریکہ میں صدر کے انتخاب کے متعلق آج صبح گیارہ بجے تک دس لاکھ رائے دہندوں نے ووٹ دئے۔ نیویارک ٹائمز فیصلہ کرتا ہے کہ نیویارک نے روز ولٹ کو منتخب کیا ہے۔ چنانچہ مسٹر روز ولٹ دوبارہ جمہوریت امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

برلن ۴ نومبر۔ ہر ہٹلر نے عہدنامہ قیام صلح کی دفعات سے انحراف کرنے کے بعد اٹھارہ ماہ میں جن ۳۶ ڈویژنوں کی بھرتی اور فوجی تعلیم و تربیت سے پوری طرح تیار کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ اس وقت مکمل ہو چکے ہیں۔ جرمن فوج کے اس استحکام کو یورپ کے مدبرین تشویش کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

لنڈن ۴ نومبر۔ دار العوام میں مسٹر بالڈون نے فلسطین کی سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عربوں کی ہڑتال کے خاتمہ کے بعد صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔ اور شاہی کمیشن کی روانگی کے لئے سازگار فضا پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا۔ کہ اس دوران میں جہاں تک ممکن ہو۔ کوئی ایسا اقدام نہ کیا جائے۔ جس سے فریقین کے جذبات مجروح ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ فریقین کمیشن کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں گے۔

پٹنہ ۴ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بیگم سر علی امام نے بہار لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے پٹنہ شہر کی مسلم خواتین کے حلقہ سے آئندہ انتخاب میں کھڑے ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لائل پور ۴ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے تمام ڈپٹی کمشنروں کے نام سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ وہ سربر آوردہ اور مشہور شخصیتوں کو ہدایات کی طرف سپاسنامے پیش کرنے میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں صرف ان لیڈروں کے معاملہ میں مداخلت کریں۔ جو سول نافرمانی کی تلقین کرتے ہیں۔

نئی دہلی یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے کہ وسط ہند کی ایک چھوٹی سی ریاست بنام سودہ کے حکمران کے چھوٹے بھائی محمد حبیب خان نے ہندو مذہب اختیار کر لیا ہے۔

لاہور ۴ نومبر۔ پنجاب کے سابق ڈائرکٹر تعلیم مسٹر پارکنسن نے ایجوکیشن کمشنر کی حیثیت میں گورنمنٹ آف انڈیا میں چلے جانے سے جو عہدہ خالی ہوا ہے۔ اس کے لئے دو امیدوار۔ یعنی مسٹر آرم سٹرونگ اور خان بہادر شیخ نور الہی تھے۔ گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر آرم سٹرونگ کو اس عہدہ پر مقرر کر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ان کی جگہ لالہ من موہن انسپکٹر مدارس لاہور ڈویژن کو ڈپٹی ڈائرکٹر مقرر کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے حکومت ہند کے سکرٹری امور خارجہ سر آبرے میٹکاف انتظامی امور کے متعلق حکام سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے گنگٹ جا رہے ہیں۔

لاہور ۴ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جدید آئین کے ماتحت پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے مزدور حلقہ جات کو چھوڑ کر باقی تمام حلقہ ہائے رائے دہندگی کو گورنمنٹ پنجاب کے ایک اشتہار کے ذریعہ جو ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو شائع ہوگا۔ دعوت دی جائے گی۔ کہ وہ اپنے نمائندوں کو منتخب کریں امیدواروں کی نامزدگی ۲۳ نومبر تک ہو جائے گی۔ نامزدگیوں کی پڑتال۔ ۳۰ نومبر تک ہوگی امیدوار اپنے نام یکم دسمبر تین بجے بعد دوپہر تک واپس لے سکیں گے۔ پولنگ کے لئے ابھی تاریخیں مقرر نہیں کی گئیں ان کا اعلان بعد میں ہوگا۔

لنڈن ۴ نومبر۔ ملک معظم کے سفر ہند کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ سیاحت ہند کے خواہشمند ہیں لیکن بین الاقوامی صورت حالات اس قدر پیچیدہ ہو گئی ہے کہ وہ اس طویل سفر کے متعلق فی الحال قطعی اعلان کرنے سے قاصر ہیں۔ ملک معظم کے ہوائی سفر کرنے میں بھی پیچیدگیاں ہیں۔ لہذا آثار یہ ہیں سفر انتہائی غور و خوض کے بعد مقرر کی جائے گی۔ ممکن ہے کہ ملک معظم نومبر یا دسمبر ۱۹۳۷ء میں ہندوستان کا دورہ کریں۔

نیویارک ۴ نومبر۔ صدر کے انتخاب کے ساتھ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے گورنروں کا بھی انتخاب عمل میں آیا انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

لاہور ۴ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مزنگ روڈ پر واقع بہادر درگا داس کی کوٹھی کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی نے کوٹھی میں گدیلے دار کرسیوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ کرسیاں جل رہی تھیں کہ آگ کو دیکھ لیا گیا اور اسے بجھا دیا گیا۔ نیم سوختہ کرسیوں کے پاس دو انقلابی پوسٹر گرے ہوئے تھے ان پوسٹروں کی موجودگی کی وجہ سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آگ انقلاب پسندوں نے لگائی ہے۔

لاہور ۴ نومبر۔ گذشتہ لاہور میونسپل کمیٹی کے سکرٹری کی اسامی گذشتہ ڈیڑھ سال سے خالی پڑی تھی۔ وہ پر کر دی گئی ہے چنانچہ آج مسٹر آئی۔ اے۔ سی چیف ایڈمنسٹریٹر لاہور میونسپلٹی نے مسٹر محمد فاروق پی۔ سی۔ ایس کو کمیٹی کا سکرٹری مقرر کر دیا ہے۔

کلکتہ ۴ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی کلکتہ میں آمد کے سلسلہ میں پولیس کمشنر نے اعلان جاری کیا ہے جس کی رو سے شہر کے بہت سے حصوں میں جلوس اور جلسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے

لاہور ۳ نومبر۔ نیلی پوشوں کے زیر اہتمام کی دروازہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متعدد مقررین نے تقریریں کیں اور ثابت کیا کہ احرار لیڈر سکھوں سے روپیہ لے کر تحریک شہید گنج کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

لاہور ۳ نومبر۔ دیوان برہم ناتھ مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک اہم مقدمہ کے فیصلہ میں یہ ریمارکس کئے کہ "اگر ایک مقروض کے خلاف ڈگری کی تعمیل کے سلسلہ میں ایک قارق کسی دوسرے آدمی کے مکان کا دروازہ توڑتا ہے۔ اور اگر یہ معلوم ہو۔ کہ اس مکان میں نہ مقروض ہے اور نہ مقروض کا سامان موجود ہے۔ تو قارق کا یہ فعل مداخلت بے جا کے مساوی ہے۔"

فیروزپور ۳ نومبر۔ فیروزپور میں موضع کمالی والا کے ایک دیہاتی کے خلاف ایک دلچسپ مقدمہ درپیش ہے۔ واقعات یہ ہیں۔ کہ ایک مہاجن نے کمالی والا کے ایک شخص اور دوسرے دیہاتیوں کو ۱۸۹۰ء میں ۸۷ روپے دئے تھے اور اس کے عوض ان کی ۲½ گھماؤں زمین رہن رکھی تھی۔ ۶۰ روپیہ کا سود یہ قرار پایا تھا کہ اس زمین کی پیداوار وضع کی جائے گی اور باقی ماندہ ۲۷ روپیہ پر ۲ فی روپیہ کے حساب سے سود ادا کیا جائے اگست ۱۹۳۶ء میں زمین کے مالکوں نے استرداد رہن کی درخواست کی۔ چنانچہ افسر مال نے ۶۰ روپیہ کا سود مسترد کر دیا۔ اس پر ساہوکار نے دعویٰ دائر کر دیا ہے کہ رہن نامہ کی شرائط کے مطابق اسے ۲۷ روپے اصل پر ۳ لاکھ ۲ ہزار ایک سو بیس روپیہ سود دلایا جائے

لاہور ۳ نومبر۔ سکرٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے لکھا ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فیصلہ کیا ہے کہ موٹروں کے متعلق مسودہ قانون عوام کی رائے زنی کے لئے شائع کر دیا جائے۔ پبلک مجالس اور عوام اپنی آراء سکرٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے نام یکم جنوری تک بھیج سکتے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی بنگال سے مراجعت کا پروگرام

کلکتہ (بذریعہ تار) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب صدر منتخب بنگال احمدیہ کانفرنس ۷ نومبر بروز ہفتہ رات کو کلکتہ سے روانہ ہونگے۔ اور ایک ایک شب بنارس اور لکھنؤ میں قیام کرنے کے بعد ۱۰ نومبر بروز منگل لکھنؤ سے پنجاب ایکسپرس پر سوار ہوں گے۔ دوپہر کو شاہجہانپور سے گزرتے ہوئے ایک بجے بعد دوپہر بریلی اور ۸ بجے شب سہارنپور پہنچیں گے ۱۱ نومبر کی صبح کو امرتسر اور بارہ بجے کی گاڑی سے قادیان تشریف لے آئینگے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد ۲ نومبر (بذریعہ ڈاک) ۳۱ اکتوبر کو ایک ہندو کاہن لال صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کے لئے آئے۔ جو متلاشی حق تھے۔ حضور نے انہیں فرمایا دعا اس وقت فائدہ دیتی ہے۔ جبکہ انسان کے اندر خواہش پیدا ہو۔ انسان خدا کے حضور گر پڑے اور دعاؤں میں باقاعدہ لگ جائے۔ تو خدا تعالیٰ خود اس کی راہنمائی کرتا ہے۔ ایک شخص کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ وہ مشرک تھا۔ اسے ایک مسلمان نے دیکھا کہ وہ جانوروں کو دانے ڈال رہا ہے۔ اسے کہا تیرے اس عمل کا تجھ کو بھلا کیا اجر ملے گا۔ جبکہ تو صحیح راستہ پر نہیں ہے۔ لیکن آخر اسے دیکھا کہ مسلمان ہو چکا ہے اس نے پوچھا تو مسلمان کیسے ہوا۔ تو اس نے کہا اس پرندوں کو دانا ڈالنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے میری راہنمائی فرمائی۔

ایک دوسرے شخص کا واقعہ ہے کہ وُہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں بہت سے اونٹ قربانی کئے تھے۔ کیا مجھے اس کا اجر ملے گا اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلمت بما اسلفت کہ تجھ کو ہدایت اسی قربانی کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے۔ پس جو عمل نیک نیتی سے کیا جائے۔ وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اصل چیز یہی ہے۔ کہ انسان کو خدا سے محبت ہو۔ دوستوں کے خیالات کی اتباع نہ ہو۔ ایسے لوگوں کی طرح آدمی نہ بن جائے۔ جو کہتے ہیں کہ اگر ہمیں خدا بھی آکر کہے کہ فلاں بات مانو۔ تو ہم ہرگز نہ مانیں گے۔ آپ سچی تڑپ سے تلاش حق میں لگ جائیں۔ بکثرت دعائیں کریں۔ کہ خدا آپ کو سیدھی راہ دکھائے۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ آپ کو ہدایت دے گا

یکم نومبر ۱۹۳۶ء کو اس علاقہ کے ایک رئیس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اس موقعہ پر حضور نے ایک لمبی تقریر فرمائی۔ جو نوٹ کر لی گئی ہے۔ انشاء اللہ اگلی ڈاک میں روانہ کی جائے گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعاؤں کو جاری رکھیں۔ (نامہ نگار)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گذر رہی ہے احباب کو چاہیئے اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہؤا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وُہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں۔ وُہ جماعت کے دُوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالیٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کریں گے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں۔ جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

مولانا ابوالکلام کو امیر شریعت احرار کی پیشکش

سنا گیا ہے کہ مولوی عطاء اللہ امیر شریعت احرار نے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کو کلکتہ ڈیڑھ سو روپیہ بذریعہ تار بھیجے۔ مگر انہوں نے وصول نہیں کئے بلکہ واپس کر دیئے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ رقم مولوی عطاء اللہ صاحب نے بطور نذرانہ آمد احرار میں سے روانہ کی تھی۔

چونکہ مولانا ابوالکلام کی سی پوزیشن کے انسان کو ڈیڑھ سو روپیہ کی حقیر رقم پیش کرنا حیرت انگیز امر ہے۔ اس لئے دریافت طلب امر یہ ہے کہ (۱) کیا یہ درست ہے۔ کہ ڈیڑھ سو روپیہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کو روانہ کیا (۲) اگر روانہ کیا تو کس فنڈ سے۔ اور کن اغراض و مقاصد کے واسطے (۳) مولانا ابوالکلام صاحب نے کیوں یہ روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔

ولادت

جمعدار خلیفہ صلاح الدین صاحب کے ہاں ۵ نومبر کو لڑکا پیدا ہؤا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ شعبان ۱۳۵۵ھ

آریوں کی بیاہ شادی کا مسودہ قانون اور مسلمان

لیجسلیٹو اسمبلی میں آریوں کے بیاہ شادی کے متعلق ایک بل زیر غور ہے جس کا مقصد یہ بتایا گیا تھا۔ کہ بحالات موجودہ آریوں کی مختلف ذاتوں اور گوتوں کو اپنے دھرم کے قوانین کی رو سے جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کو حکومت انگریزی سے قانون بنوا کر دور کیا جائے اگر نئی روشنی کے ہندوؤں کی یہی خواہش ہے۔ کہ ہندو دھرم کے جو اصول اور احکام ان کی ازدواجی زندگی کے لئے تکلیف دہ ہیں۔ ان کو بے اثر اور بے کار بنانے کے لئے موجودہ حکومت کے قانون کے ذریعہ قوت حاصل کی جائے تو بچشم ما روشن دل ماشاد۔ کسی کو نہ صرف اس میں مزاحم ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس میں ممکن امداد دینے کے لئے بھی تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آریوں اور دوسرے ان متعصب ہندوؤں کی جو اٹھتے بیٹھتے یہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ "ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے" یہ خواہش ہو۔ کہ وہ لیجسلیٹو اسمبلی کے ذریعہ شادی بیاہ کے متعلق ایک ایسا پھندا تیار کریں۔ جس میں غیر ہندو عورتوں کو پھنسانے میں انہیں پہلے سے بھی زیادہ آسانیاں میسر آسکیں۔ تو کوئی شریف انسان خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ان کی حمایت کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا بلکہ سخت مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔

سر محمد یعقوب صاحب ممبر اسمبلی نے مسلمانان ہند کو اس طرف متوجہ کرتے ہوئے جو حالات بیان کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بل کو جس صورت میں اب پیش کیا گیا ہے۔ اور جسے پاس کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ مسلمانان ہند کے لئے مزید نقصان اور تکلیف کا باعث ہوگا۔

بدقسمتی سے مسلمان اپنے علما کی مہربانی اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس بارے میں پہلے ہی سخت مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کیونکہ علماء نے ایک طرف تو یہ فتوے دے رکھا ہے۔ کہ مسلمان عورت اگر اپنا مذہب بدل کر کوئی اور مذہب قبول کرنے کا اقرار کرے۔ تو فوراً اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اور اسے اسلامی قانون کے طور پر حکومت انگریزی سے منظور کرا چکے ہیں۔ لیکن دوسری طرف نہ تو علماء نے اور نہ دوسرے مسلمانوں نے ابھی تک اس بات کا کوئی انتظام کیا ہے۔ کہ کوئی مسلمان عورت اگر کسی وجہ سے خاوند سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے۔ تو قانونی طور پر اسے اس بات کی اجازت ہو۔ حالانکہ اسلام نے نہایت واضح طور پر عورت کو یہ حق دیا ہے۔ کہ اگر وہ دیکھے کہ خاوند کے ساتھ بآرام زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ تو علیحدگی اختیار کرے۔

نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ وہ مسلمان عورتیں جنہیں اپنی ازدواجی زندگی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور وہ علیحدگی حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن مسلمان کہلاتی ہوئی علیحدہ ہو نہیں سکتیں۔ وہ مرتد ہو جاتی ہیں۔ اور جب کوئی عورت عدالت میں جا کر یہ کہہ دیتی ہے کہ وہ عیسائی یا سکھ یا آریہ ہو گئی ہے۔ تو حکومت انگریزی کی عدالت مروجہ اور مسلمان علماء کے مصدقہ قانون کے رو سے فوراً اجازت دے دیتی ہے۔ کہ وہ جہاں چاہے جا سکتی اور جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔

اس نہایت ہی شرمناک مصیبت میں مسلمانان ہند بری طرح مبتلا ہیں۔ آئے دن اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ مسلمان عورتیں پہلے پہل تو محض فسخ نکاح کے لئے عیسائی یا سکھ یا آریہ بنتی ہیں۔ لیکن پھر ایسے چنگل میں پھنس جاتی ہیں۔ جس سے کوئی شاذ و نادر ہی نکل سکتی ہے۔ خاص کر وہ عورتیں جو عیسائیوں یا سکھوں کے ہتھے چڑھ جائیں۔ آریوں کو اس بارے میں جو دقت درپیش ہے وہ یہ نہیں کہ کسی مسلمان عورت کے یہ کہنے پر کہ وہ اسلام سے مرتد ہو کر آریہ ہو گئی ہے۔ اس کا مسلمان خاوند سے نکاح فسخ نہیں کیا جاتا۔ نکاح تو اسی طرح فوراً فسخ کر دیا جاتا ہے جس طرح عیسائی یا سکھ ہونے کی صورت میں فسخ کیا جاتا ہے۔ البتہ ہندو دھرم ایسی عورت سے کسی ہندو کی شادی جائز قرار نہیں دیتا۔ اور نہ اس کی اولاد کو جائز وارث ٹھہراتا ہے۔ اس وجہ سے فسخ نکاح کی خاطر مرتد ہونے والی عورتوں میں سے اول تو آریوں کے حصہ میں بہت کم آتی ہیں۔ اور جو آتی ہیں ان میں سے بھی بہت ہی کم ان کے ہاں ٹھہرتی ہیں اب آریوں کا یہ منشا ہے کہ از روئے قانون اس دقت کو دور کرا لیں۔

اس کے لئے عجیب ڈھنگ اختیار کیا گیا ہے۔ ابتدا میں جب آریہ بیاہ شادی کے قانون کا مسودہ کانگرسی پارٹی کے ایک ممبر ڈاکٹر کھارے نے پیش کیا۔ تو اس وقت کہا گیا تھا۔ کہ اس کا تعلق محض آریہ جاتیوں کی شادیوں سے ہے۔ اس کا قدرتی طور پر یہ اثر ہوا۔ کہ اسمبلی کے مسلمان ممبروں نے اس مسودہ کی دفعات کو گہری نظر سے نہ دیکھا۔ پھر مسودہ قانون کی جانچ کے واسطے جو منتخبہ کمیٹی تجویز کی گئی۔ اس میں کسی مسلمان ممبر کا نام نہ رکھا گیا۔ اس وجہ سے مسلمان ممبروں کو اس پر غور کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ مجلس منتخبہ کی رپورٹ کے بعد اب جو مسودہ قانون اسمبلی میں پیش ہوا۔ اس سے پتہ لگا۔ کہ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کو آریہ بننے کی ترغیب اور سہولت پیدا ہو۔ مثلاً اس کی دوسری دفعہ یہ ہے۔ کہ "اس ایکٹ کے خلاف کوئی شادی (خواہ وہ کسی قانون یا رسم و رواج کی موجودگی میں بھی ہو) جو ایکٹ کے نافذ ہونے سے پیشتر یا بعد میں) ان فریقین کے درمیان ہوگی۔ جو شادی کے وقت آریہ سماجی ہوں گے۔ ناجائز نہیں ہوگی اور نہ کبھی وہ شادی اس وجہ سے ناجائز خیال کی جائے گی۔ کہ فریقین کسی وقت میں ہندوؤں کی مختلف ذاتوں یا مختلف گوتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ یا یہ کہ **فریقین میں سے ایک یا دونوں کسی وقت میں ہندو مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے پیرو تھے**"

آخر کے جلی الفاظ محض اس لئے رکھے گئے ہیں۔ کہ دیگر مذاہب کی عورتوں کو خصوصاً مسلمان عورتوں کو کیونکہ اپنا مذہب تبدیل کر لینے پر عدالت کی طرف سے نکاح فسخ کر دینے کی لعنت صرف مسلمانوں کے لئے ہی رکھی گئی ہے آریہ بننے کی ترغیب دی جائے۔ اسی طرح اس قسم کی شادی سے پیدا ہونے والی اولاد کو جائز وارث قرار دینے کے لئے بھی ایک دفعہ رکھی گئی ہے۔ ان حالات میں سوائے دو کانگرسی اور ایک احراری ممبر کے اسمبلی کے تمام مسلمان ممبر اس بل کے خلاف ہیں۔ اور ضرورت ہے۔ کہ تمام مسلمان بھی اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ کیونکہ سب سے بڑی زد اس بل کے پاس ہو جانے پر مسلمانوں پر ہی پڑے گی۔

اس موقعہ پر ہم مسلمان ممبران اسمبلی سے یہ بھی گزارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خلع کے اسلامی مسئلہ کو نافذ کرانے کی طرف جلد سے جلد توجہ کریں۔ تاکہ مسلمان عورتوں کے ارتداد کی جس مصیبت میں مسلمان مبتلا ہیں۔ اس سے نجات حاصل ہو۔ آریہ بل کا اگر آخری حصہ پاس نہ بھی ہو۔ تو بھی کیا ہے۔ عیسائی اور سکھ کہلا کر مرتد ہو جانے کے دروازے جو کھلے ہیں۔ انکو بند کرنا ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

عشق و محبت ۹

دُعاؤں کی درخواستیں

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (آمین)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے

حال کا ہی ذکر ہے۔ کہ متفرق اوقات میں مجھے چند آدمی ملے۔ جن کا کچھ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں:-

(۱) پہلے صاحب فرمانے لگے

السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ میرے لئے دُعا ضرور فرمایئے۔ ضرور ضرور۔ بالضرور یاد رکھیں۔ بھول نہ جائیں۔ آج کل کچھ تنگی ہے:-

(۲) دوسرے صاحب نے کہا

السلام علیکم۔ غریبوں کو اپنی اڑے وقت کی دُعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ ہمارے گھر میں کچھ تکالیف ہیں:-

(۳) تیسرے صاحب نے فرمایا

السلام علیکم۔ دردِ دل کی دعا کی ضرورت ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ ضرور ہماری درخواست کو قبولیت دیں گے۔ امسال میرے لڑکے نے امتحان دیا ہے مقابلہ کا۔

(۴) چوتھے صاحب بولے

السلام علیکم۔ بھائی جی۔ مجھے آج کل بڑے ابتلا ہیں۔ اور ہم دُعا کے بہت محتاج ہیں۔ بڑے ہی محتاج ہیں۔ تہجد کی دُعا کی ضرورت ہے۔ سہام اللیل چاہئیں۔ ایک مقدمہ میں بے گناہ پھنس گیا ہوں:-

(۵) پانچویں صاحب یوں گویا ہوئے

السلام علیکم۔ امید ہے دُعاؤں میں آپ مجھے۔ اور میرے بیوی بچوں کو یاد کرتے ہوں گے۔ خاص دُعا درکار ہے۔ آپ سے ایک درخواست ہے۔ ہمارا تو آپ لوگوں پر ہی بھروسہ ہے۔ میں آپ کو بذریعہ خط یاد دہانی کراتا رہوں گا۔ آج کل گھر کے سب لوگ بیمار ہیں:-

(۶) چھٹے صاحب نے کہا

السلام علیکم۔ ہمارے تو سارے کام دعاؤں سے ہی چلتے ہیں۔ بس آج کل ان کی بڑی خاص ضرورت درپیش ہے۔ خاکسار میرا تو سارا کام دعاؤں سے ہی ہوتا ہے۔ دُعاؤں سے بیٹا نصیب ہوا۔ دُعاؤں سے مقدمہ سے خلاصی ہوئی۔ دعاؤں سے ہی ملازمت ملی۔ ہمارا تو سارا انحصار ہی دُعاؤں پر ہے اب فسادوں کو نقصان پہونچ رہا ہے اس کے لئے دُعا فرمایئے:-

(۷) ساتویں صاحب نے فرمایا

السلام علیکم:- دعا ضرور فرمانا۔ دعا دردِ دل کی دُعا۔ یہ کہکر آگے چلے گئے مگر پھر پلٹے۔ اور ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے۔ کہ سخت حاجت ہے دُعا کی۔ اچھا وعدہ کریں کہ ضرور کریں گے۔ میں آپ کا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک آپ مجھ سے پکا وعدہ نہیں کرلیں گے۔ آپ کو معلوم ہے میرے ہاں بیٹیاں ہی بیٹیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کے لئے توجہ فرمائیں:-

ان ساتوں اصحاب کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کے اس مظاہرہ پر۔ اور ان کی وجہ سے جو بعض حالات پیدا ہو گئے ہیں ان پر

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دُعا کی حقیقت

مگر سب سے پہلے میں خود اپنی پوزیشن صاف کرنا چاہتا ہوں۔ تا کہ کسی شخص کو دھوکا نہ لگے۔ دُعا۔ ان عظیم الشان نعمتوں میں سے ہے۔ جن سے فیج اعوج نے مسلمانوں کو بالکل محروم کر دیا تھا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نعمت سے دوبارہ ہم کو مالا مال کیا۔ دُعا ہمارے لئے اس سے زیادہ خوشتہ اور سہارا ہے جتنا ایک چھوٹے بچہ کے لئے اس کا رونا اور چیخنا اپنی ماں کو بلانے کے لئے۔ دُعا خدا سے ملنے کا اس پر ایمان لانے اور اس ایمان کو قائم رکھنے کا ایک یقینی وسیلہ ہے۔ دُعا اللہ تعالےٰ کی ہر صفت کو جوش میں لانے کا ایک ذریعہ ہے۔ دُعا عبادت ہے۔ بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ دُعا کے بغیر خدا اور بندہ کا کوئی تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ دُعا ہر مصیبت کی سپر ہوتی ہے اور دُعا خدا تعالےٰ کی عام تقدیروں کو چھوڑ خاص تقدیروں کو بھی تڑوا دیتی ہے:-

اگر ہم دُعا نہ کریں تو بقول حضرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم گوہ کھانے والی بھیڑوں سے بھی زیادہ خدا کی نظر میں ناپاک اور ذلیل ہونگے:-

یہ تو ہے دُعا۔ اور اس میں داخل ہے ہر قسم کی دُعا۔ تہجد کی دُعا۔ گریہ وزاری کی دُعا۔ اضطراب اور تڑپ کی اور جوش کی اور اخلاص کی دُعا۔ خاص موقعہ کی دُعا دُکھے ہوئے دل کی دُعا۔ عام مجلسوں کی دُعا نمازوں کی دُعا۔ خاص توجہ والی دُعا۔ اور بے خاص توجہ کی دُعا۔ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دُعا۔ اور صرف لبوں سے نکلی ہوئی دُعا۔ بار بار کی دُعا۔ ایک دفعہ کی ہوئی سرسری دُعا۔ دل میں صرف ایک سیکنڈ بھر کی اٹھی ہوئی دُعا۔ بے سمجھی بوجھی دُعا۔ جیسے کوئی ان پڑھ پنجابی شخص نمازوں میں کوئی عربی دُعا مانگا کرے۔ یا بے الفاظ کی دُعا جیسے کوئی خدا کے آگے ہاتھ جوڑ کر یا عاجزی کے ساتھ صرف سجدہ میں ہی پڑ جائے۔ بغیر اس کے کہ کوئی لفظ بھی منہ سے نکالے۔

غرض دُعا ہر رنگ میں دُعا ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ مضطر کی دُعا ہی دُعا ہے بلکہ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ محض ادھر منہ سے بات نکلی اور اُدھر وہ بات قبول۔ یہ نہیں کہ وضو کیا ہو۔ نماز پڑھ رہے ہوں۔ عاجزی ہو رہی ہو۔ بیت الدعا یا بیت الذکر میں داخل ہوں۔ اور رو رو کر سخت تضرع اور خشوع سے دُعا مانگیں۔ تو اسے دُعا سمجھیں۔ بلکہ مثال کے طور پر حسب ذیل بھی دُعائے مستجاب ہے۔ جس کے پیچھے ان میں سے کوئی بات بھی نہ تھی۔

چند سال کا ذکر ہے۔ کہ ایک دن رات کو بعد مغرب کھانا کھا کر ہم سب حضرت ام المومنین کے دسترخوان پر ہی بیٹھے تھے کہ کسی نے کہا۔ اس وقت گنے کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اگر خدا کھلا دے۔ (یعنی وہ گنا جسے پونڈا کہتے ہیں۔ اور پنجابی میں پونا) حضرت ام المومنین نے ایک آدمی بازار دوڑا دیا۔ وہ جواب لایا کہ بازار میں کوئی پونڈا نہیں ملا۔ فارم کی طرف کوئی آدمی بھیجا گیا۔ اُدھر سے بھی جواب صاف آیا۔ کہ گنے ہیں۔ پونڈے نہیں ہیں خیر جب دونوں تیر خالی گئے۔ تو ہم صبر سے بیٹھ گئے۔ ابھی باتیں کر ہی رہے تھے۔ اور ۵ منٹ فارم والے پیغامبر کو آئے ہوئے نہیں گزرے تھے۔ کہ مسجد مبارک کے دروازہ سے ماسٹر مفتی فضل الرحمن نے حضرت ام المومنین کو یکدم آواز دی۔ کہ اماں جان یہ گنے گورداسپور سے میں لایا ہوں۔ آج وہاں کسی مقدمہ پر گیا تھا۔ اور ابھی تانگہ پر سیدھا آرہا ہوں۔ یہ کہکر ایک پھاندی پونڈوں کی پردہ میں سے دھڑام کر کے اندر پھینکدی۔ یہ کہکر وہ تو چلے گئے مگر ان پونڈوں کا عند الطلب غیب سے آجانے کا لطف ہماری ساری پارٹی کو خوب آیا۔ خصوصاً جبکہ وہ اس خاص طرح آئے تھے۔ اور ہر شخص بطور دعوت خداوندی ان کو نہایت شوق سے کھاتا تھا۔ بعض لوگ غلطی سے یہ بھی کہتے تھے۔ کہ کاش کچھ اور چیز اس وقت مانگی جاتی۔ حالانکہ خدا نے ہمیں گنے نہیں کھلائے تھے۔ بلکہ اپنے اسماء رحیب سمیع مجیب۔ حکیم۔ اور معطی کا جلوہ دکھایا تھا۔ گویا گنوں کے پردہ میں خود کو ظاہر کیا تھا۔ ایسے موقعہ پر یہ کہنا کہ کاش کوئی زیادہ قیمتی چیز مانگتے۔ تو مل جاتی۔ ایک غلطی تھی کیونکہ خود خدا سے بڑھ کر کونسی چیز قیمتی ہوسکتی ہے:-

اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی پوزیشن ایسی واضح کر دی ہے۔ کہ جو بات میں آگے بیان کرنے لگا ہوں۔ اس سے کسی صاحب کو نہ تو میرے عقیدہ دُعا کے متعلق دھوکا لگے گا۔ نہ اُسے یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ میں نعوذ باللہ دُعا کی کسی قسم کی سُبکی کرنی چاہتا ہوں۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا:۔

اب آپ ان نقائص کو دیکھیے۔ جو ایسی باتوں یا ان کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں:۔

۱- خدا کے فضل کا ذکر ضروری ہے

آپ ان ساتوں صاحبان کی تقریریں پھر پڑھیں۔ اور دیکھیں۔ کہ کہیں خدا کے فضل کا بھی انہوں نے نام لیا ہے۔ دُعا بہر حال بندہ کی کوشش اور جد وجہد کا نام ہے۔ اور اگر ہم لوگ رفتہ رفتہ ہر چیز کا انحصار دعاؤں پر ہی رکھدیں گے۔ اور خدا کے فضل کا لفظی اقرار ہمارے مونہوں سے نکلنا بند ہو جائے گا۔ تو ہم رفتہ رفتہ ایک مشرکانہ رنگ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ہمارے لبوں سے سب سے زیادہ خدا کے فضل کا نام نکلنا چاہیئے نہ کہ بندہ کی کوششوں کا۔ ہم کو خدا تعالے کے براہ راست رحم پر اس سے زیادہ ایمان۔ اور اس سے زیادہ یقین رکھنا چاہیئے جتنا ہم انسان کی تدبیروں پر کرتے ہیں کیونکہ دُعا گو وہ روحانی چیز ہو۔ بہر حال ایک انسانی تدبیر ہے:۔

پس ہرگز یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ میرے ہاں دُعاؤں سے بیٹا ہوا۔ یا میں دُعاؤں سے نوکر ہوا۔ یا میں دُعاؤں سے صحتیاب ہوا۔ بلکہ پہلے یہ اقرار کرنا چاہیئے۔ کہ خدا کے فضل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے یہ بیٹا ہوا۔ اور خدا کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے مجھے صحت ہوئی۔ پس یاد رکھو۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ خدا تعالے کے اپنے فضل وکرم کو رفتہ رفتہ بھول جاؤ۔ اور سارا انحصار انسانی کوششوں پر بیان کرنے لگو۔ اور آہستہ آہستہ خدا تعالے کا نام اس کی نعمتوں سے الگ ہو جائے۔ بے شک دعاؤں کا بھی ساتھ نام لو۔ اور بڑے زور سے لو۔ مگر فضل کرنے والی ذات کی طرف سے توجہ نہ پھرے۔ میں الفضل میں درخواست دُعا کے کالم کو التزاماً دیکھتا ہوں۔ اور یہ بات خصوصاً دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ اس بات کو کس رنگ میں لکھتے ہیں۔ مگر سالہا سال میں شائد ایک دفعہ بھی یہ نہیں دیکھا۔ کہ جہاں دُعا سے اولاد ہونے کا ذکر ہو۔ وہاں اللہ میاں کا بھی کوئی حصّہ نمایاں طور پر اس میں ظاہر کیا گیا ہو۔ الاماشاء اللہ۔ پس احتیاط لازم ہے:۔

۲- درخواستِ دُعا

میں دُعا کے لئے اپنے بھائیوں سے درخواست کرنے کو بہت اچھا سمجھتا ہوں۔ اس سے آپس میں تعلق بڑھتا ہے۔ اور قربانی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دُعا بعض اوقات قربانی کی کیفیت کو چاہتی ہے اور جو لوگ سرسری اسی وقت جواب میں دُعا کر دیتے ہیں۔ اور کہدیتے ہیں۔ کہ اللہ فضل کرے۔ وہ بھی جائز ہے۔ اور ایسی دُعائیں بھی منظور ہوتی رہتی ہیں۔ نیز بار بار ذکرِ دُعا سے دُعا کا خیال مردوں کو عورتوں کو اور بچوں کو اتنا ہو جاتا ہے۔ کہ دُعا ایک قومی شعار بن جاتی ہے

مگر پھر بھی بعض لوگوں کا طرز ادا۔ یا طرز درخواست ایسی ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ مثلاً یہی کہ ہاتھ پکڑ کر دعا سے لینے لگے۔ یا کوئی تہجد پڑھتا ہو۔ یا نہ پڑھتا ہو۔ اُسے بار بار یہ کہنا۔ کہ بھائی صاحب ہمیں تہجد کی دعائیں درکار ہیں یا دردِ دل کے مقدس لفظ کو اس طرح گلیوں اور بازاروں میں پکار پکار کر کہنا کم سے کم میرے لئے تو ناقابل برداشت ہے۔ پس اپنے الفاظ کو درست طور پر پیش کرو۔ نہ ایسے طور پر کہ حقارت اور بیہودگی پیدا ہو۔ اور پیچھے پڑنا تو خواہ مخواہ اگلے کو بھی شرمندہ کرنا ہے شائد کوئی قرضخواہ اپنے قرضداروں کو بھرے بازار اتنا ذلیل نہیں کرتا ہوگا۔ جتنا کسی حساس کا ایسے الفاظ دوکانوں پر یا بازاروں میں سننا۔ اس سے بہتر تھا۔ کہ وہ صاحب زیادہ ثقاہت سے کام لیتے اور ایسی حرکتیں نہ کرتے:۔

۳- اعلےٰ مقصد کے لئے دُعا

آپ پھر ان سات شخصوں کی دُعا کی درخواستوں کو پڑھیں۔ آپ حیران ہونگے کہ کسی ایک نے بھی نیکی۔ تقوٰی۔ آخرۃ بہشتی مقبرہ کی نعمت۔ معرفت۔ علم قرآن خدا تعالے سے تعلق اور محبت اور رضا کے لئے۔ یا دُنیا کی ہدایت اور اشاعت احمدیت کی دُعا کے لئے کہا ہو۔ اگر زیادہ وضاحت چاہتے ہیں۔ تو پھر "الفضل" کے دُعا کے کالموں کو دیکھ لیں۔ اور اپنی حالت پر روئیں۔ کہ سوا جیفہ دُنیا کے اور سخت ذلیل چیزوں کے عموماً لوگ کسی اعلےٰ مقصد کے لئے دُعا نہیں کراتے۔ نہ غالباً خود کرتے ہونگے۔ میں دُنیاوی دُعا سے منع نہیں کرتا۔ کراؤ اور ضرور کراؤ۔ مگر تمہارا خدا تو وہ ہے جس نے تمہیں یہ کہا ہے کہ من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والآخرۃ یعنی جو صرف دُنیا کے فائدے مانگتا ہے اسے کہدو۔ کہ ہمارے پاس دُنیا اور آخرت دونوں کے فائدے موجود ہیں۔ دونوں کیوں نہیں مانگتا؟ پس میں خدا تعالے کا یہ پیغام تم کو سُنا دیتا ہوں۔ کہ تمہارے خدا کے پاس دونوں نعمتیں ہیں۔ اور دُنیاوی چیزوں کی دُعا کے وقت آخرت کی کوئی چیز ضرور بالضرور شامل کر لیا کرو۔ اور پہلے اسی کا نام لیا کرو۔ ورنہ سخت دُنیادار ٹھہرو گے پھر کس مونہہ سے دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والے کہلا سکو گے۔

۴- خدا تعالے کی شکایت نہ کرو

پھر ساتوں درخواستوں کو پڑھیے۔ ان میں سے بعض میں خدا تعالے کی شکایت کی بُو آتی ہے۔ یہ نہایت نازک مسئلہ ہے ادھر تو دُعا کی تاکید ہے۔ دوسری طرف یہ اشد ضروری ہے۔ کہ مالک سے نہ دل کو اور نہ زبان کو کوئی شکایت پیدا ہو۔ جو لوگ ہر وقت اپنے مصائب بیان کر کر کے لوگوں سے دُعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر وقت پہلے شکایت تقدیر پھر ساتھ ہی درخواست دعا کرتے ہیں۔ ان کی بابت خطرہ ہے۔ کہ اگر دُعا اُن کے مفید مطلب قبول نہ ہو۔ تو پھر اُن سب شکایتوں کے ساتھ ایک اور بڑی شکایت غیر مقبولیت دُعا کی مل کر ان کی ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ میں اس بات کو زیادہ بیان نہیں کر سکتا۔ تا کہ دوسری طرف کا پلڑا نہ جھک جائے۔ مگر یہاں دونوں آنکھیں کھول کر چلنا چاہیئے:۔

۵- خلیفۂ وقت سے دُعا کی درخواست کرو

لیکن سب سے بڑا خطرہ جس کا احساس مجھے ہونے لگا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب ایسے دُعا کے طالبوں کو میں یہ کہتا ہوں کہ دیکھو حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام جو ہمارے سردار ہیں۔ ان سے دُعا کراؤ۔ اُن کا رُتبہ خدا نے اتنا بلند کیا ہے کہ بسبب حسن واحسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہونے کے اور بسبب ان کے خلیفہ ہونے کے صرف وہی حق رکھتے ہیں۔ کہ لوگ ان کی طرف بار بار اور ہر مصیبت وتکلیف میں دعا کی درخواست کریں۔ کیونکہ دُعا در اصل انبیاء کا امتیازی نشان یا معجزہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ دُعا کے مقابلہ اور کثرت قبولیت دُعا کا چیلنج اپنے تمام مخالفین کو بار بار دیا ہے۔ پس اس نشان کی قدر کرو۔ اور ہمیشہ حضرت صاحب سے دُعا کرایا کرو۔ اس پر جو جو اب مجھے ملتے ہیں۔ وہ چونکا دینے والے ہیں۔ اور وہ عموماً ایسے رنگ کے ہوتے ہیں۔ کہ "ہاں آپ نے واقعی یہ درست فرمایا۔ مگر دیکھو حضرت صاحب کو اتنے رقعے پڑھنے کی فرصت کہاں۔ اتنی بڑی جماعت ہو گئی ہے حضرت صاحب کو کیا پتہ۔ کہ ہم کون ہیں۔ غریبوں کو بڑے آدمی پہچانتے بھی کہاں ہیں اور پھر یہ کہ ان کو دن رات خلافت کے کام ہوئے۔ انہیں فرصت کہاں ملتی ہے جو ہم جیسے حقیروں کی طرف توجہ کریں" یہ جواب جھوٹ اور سفید جھوٹ اور خطرناک جھوٹ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے ہر خط اور ہر رقعہ پڑھتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ اس کا مضمون یاد رکھتے ہیں۔ اور ہر شخص کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اور باوجود دن رات کام میں مصروف ہونے کے حقیر سے حقیر شخص کی طرف بھی پوری توجہ کرتے ہیں۔ اور بارہا اس جھوٹ کی انہوں نے علی الاعلان جلسوں کے موقعہ پر تردید فرمائی ہے۔ مگر بعض لوگ ہیں۔ کہ پھر وہی بات کہے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

پس توبہ کرو اس افترا سے اور اس کو بنیاد بنا کر دعا کے دوسرے آلے بنانے سے۔ ممکن ہے کہ بعض دعا کے خدائی اجارہ داروں نے ہی رفتہ رفتہ ایسی باتیں لوگوں میں پھیلائی ہوں۔ مگر یہ جواب یا ایسی بات پر یقین کرنا نہائت خطرناک ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ خلیفۂ وقت سے بیگانگت اور حجاب پیدا ہو جائیگا محبت یا تو دینے سے بڑھتی ہے یا مانگنے سے۔ پس مانگو۔ مانگو۔ مانگو اور انکا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ کھٹکھٹاؤ۔ کھٹکھٹاؤ۔ تا کہ ان کا دل تم پر رقیق ہو جائے۔ اور تمہارا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جائے اور کسی دن ان کی دعاؤں کے طفیل گوہر مراد تمہارے ہاتھ آ جائے۔ اگر حضور کو ہر روز ایک خط دعا کا لکھو تو بھی کم ہے۔ اگر دو وقت روزانہ لکھو تو بھی کم ہے۔ مگر کبھی یہ نہ سمجھو۔ کہ وہ استغنے بے پروا ہو گئے ہیں۔ کہ تم غریبوں کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ اور وہ دعا نہیں کریں گے۔ یہ سخت نفاق کا خیال ہے اور اس سے بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر تفریق۔ تمہارا رقعہ پڑھتے ہوئے ان کی وہ آنی دعا جو وہ ساتھ ساتھ کرتے جاتے ہیں۔ ہزار ورد وظائف اور خدا تعالے کے نزدیک بہت زیادہ مقبول ہے۔ بہ نسبت اس دعا کے جو تم خود یا ہم میں سے کوئی تمہارے لئے ناکیں رگڑ رگڑا اور رو رو کر کرتا ہے اور یوں بھی وہ خدا تعالٰی کے مقام پر ہیں۔ اور روز بروز بیچھے ہی ہوتے جاتے ہیں۔ اور شفیق ہی بنتے جاتے ہیں نہ کہ بے پروا اور out of reach

۶۔ اپنے لئے آپ بھی دعا کرو

ان درخواستوں سے مخفی رنگ میں یہ بھی نظر آتا ہے۔ کہ بعض لوگوں نے دعا کا کاروبار دوسروں پر ہی ڈال رکھا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خود اپنے لئے دعا کم کرتے ہیں۔ اور کرتے ہیں تو سرسری طور پر۔ لیکن جب ضرورت خاص آ پڑتی ہے تو لوگوں سے گرد سٹ لانے لگتے ہیں گویا اپنے تئیں بڑی دعاؤں سے نااہل اور مہتم بالشان امور کی قبولیت کے ناقابل سمجھتے ہیں۔ بے شک یہ درست ہے کہ اللہ تعالٰے نے بعض بندوں کو عزت اور تکریم دینے کے لئے یا بعض اور مصالح کی وجہ سے ان کو اپنے اور مخلوق کے درمیان شفیع بنا رکھا ہے۔ اور قائد اعظم اس شفاعت کرنے والی فوج کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر باوجود اس کے اللہ تعالٰے کا اپنا براہ راست تعلق بھی ہر بندہ کے ساتھ ایسا خاص اور پرائیوٹ اور کنفیڈنشل ہے۔ کہ اس سے بھی فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ ورنہ پھر وہ اپنا خدا یا میرا خدا یا "میرا اپنا خدا" نہیں رہتا بلکہ صرف ہمارا خدا رہ جاتا ہے۔ اور بغیر میرے اپنے خدا کے کسی اعلٰے بات کی توقع اور امید ہم اس سے نہیں رکھ سکتے۔ اور کثرت دعا ہی خدا کو میرا اپنا خدا بنانے کا ذریعہ ہے۔ پس اپنے بزرگوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔ اور اپنے دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔ مگر سب سے پہلے اپنے خدا کے آگے آپ خود دعا میں گر جاؤ۔ کیونکہ تمہارا خدا بھی تمہارا کچھ لگتا ہے۔ اور بحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر بنو۔ پیر پرست نہ بنو۔ اور ولی بنو ولی پرست نہ بنو۔ اور اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے فرمودہ "قبولیت دعا کے طریقوں" کا مطالعہ کرو۔ اور دعا مانگنے کے طریقے سیکھو۔ نہائت مؤثر الفاظ بناؤ ایسے مؤثر کہ وہ تمہارے دل کو ہلا دیں۔ پھر حرکات مضطربانہ کے ساتھ اس کی رحمت کو جوش میں لاؤ۔ اپنے گھر میں ایک الگ جگہ چلے جاؤ یا بیت الدعا بنا لو۔ اور دروازہ بند کر کے عاجزی اور تضرع سے دعا کرو۔ چیخیں مارو۔ بیشک جھوٹی ہی سہی۔ بے قراری ظاہر کرو۔ بے شک مصنوعی ہی سہی۔ یوں بسورو جس طرح مصیبت زدہ بسورتا ہے۔ یوں سسکیاں لو جس طرح غم زدہ سسکیاں لیتا ہے۔ یوں ہائے ہائے کرو جس طرح درد زہ والی کراہتی ہے۔ یوں لوٹو جس طرح درد گردہ والا لوٹتا ہے۔ اور یوں اپنے تئیں خاک میں ملاؤ۔ جس طرح رونے والا بچہ مٹی میں لوٹ جاتا ہے۔ پھر دیکھو کہ تمہارا وہ رونا بسورنا۔ وہ چیخیں مارنا وہ لوٹنا وہ تضرع وہ آہ زاری خود تم پر کیسا اثر کرتے ہیں۔ اور جب اثر آگیا تو معاً دعا اوپر چڑھتی ہے اور تیر کی طرح۔ اور ساتھ ہی بیت العلا کے دروازہ کو قبولیت اور استجابت کھٹکھٹانے لگتی ہیں۔ اور اندر آنے کے لئے تمہارے اضطراب سے زیادہ بیقرار ہوتی ہیں۔ اور جب یہ استجابت اور قبولیت اندر داخل ہو جاتی ہیں۔ تو پھر ایک ٹھنڈک سی پڑ جاتی ہے۔ اور اطمینان اور چین نازل ہو جاتا ہے۔ اور پھر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اٹھو جاؤ اب تمہاری دعا قبول ہو گئی۔ آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔ اور انسان پر ایک مسرت اور اضمحلال دونوں طاری ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بندہ جو ایک نامقبول حالت میں اندر داخل ہوا تھا۔ سالماً غانماً مظفر و منصور۔ اور مقبول و منظور ہو کر باہر نکل آتا ہے۔ سو یہ حالت حاصل کرو اور اس کے لئے کوشش کرو۔ اور اسے سیکھو۔ اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ اس دروازہ سے نہ صرف دعا ہی قبول ہوتی ہے۔ بلکہ معرفت اور محبت بھی ملتی ہے۔

۷۔ قبولیت دعا کو حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف منسوب کرو

ساتویں ایک نکتہ ادب یہ بھی ہمیشہ کے لئے یاد رکھو۔ کہ جب کسی دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام اور دیگر بہت سے احباب سے درخواست کرو۔ اور وہ بات پوری ہو جائے۔ تو اس دعا کی قبولیت کو ہمیشہ حضور کی طرف منسوب کرو۔ کیونکہ اگر کسی امر میں سو آدمی بادشاہ کے پاس سفارش لے جائیں۔ اور وہ سفارش منظور ہو جائے۔ تو سچ یہی کہا جائیگا کہ امیر وفد کی سفارش کے لحاظ سے یہ کام ہوا ہے۔ یہ کوئی نہیں کہتا۔ کہ اس وفد میں جو زید بکر یا اور کوئی معمولی حیثیت کا شخص شامل تھا۔ اس کی سفارش مانی گئی۔ اور امیر وفد کا کوئی اثر اور رسوخ کام نہیں آیا۔ پس حقیقت یہی ہے کہ باوجود سب کی دعا کے اور سب کی دعا قبول ہونے کے ہمارے سیدنا امیر المومنین ہی ہیں جن کی طرف یہ قبولیت منسوب کی جائے گی۔

۸۔ مؤثر الفاظ اور مؤثر حرکات

خاص دعا کے لئے ہمیشہ مؤثر الفاظ اور مؤثر حالت بنانی لازمی ہے۔ تا کہ اپنا دل پگھلے جو قبولیت کا پہلا زینہ ہے مگر عموماً لوگ یہ سنکر ہاں ہاں کریں گے اور قطعاً کوئی بات نہیں سمجھیں گے جب تک مثال نہ دی جائے گی۔ مؤثر الفاظ کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعا ہے جس میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ اے میرے خدا تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا۔ اور انعام پر انعام کیا۔ ...... اور اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا جو آپ نے بدر میں کی تھی۔ کہ اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً۔ یعنی اے اللہ اگر یہ جماعت ہلاک ہو گئی۔ تو پھر تیری عبادت کرنیوالا اس روئے زمین پر کوئی نہیں رہے گا۔ یا جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے فرمایا ہے ؎

غیر کو سونپ نہ دیجو کہ کوئی خادم در
کر گیا تھا ہمیں تیرے ہی حوالے پیارے

پس ادھر رقت آئی۔ تو سمجھو کہ عالم بالا میں بھی ایک رقت کا عالم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور فرشتے اور مقربین متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالٰے کی رحمت متاثر ہو جاتی ہے۔ اور پھر نتیجہ ظاہر ہے

ایسا ہی معاملہ مؤثر حرکات کا ہے میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ خدا کے سامنے عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاؤ یا توبہ کے وقت دونوں کان پکڑ کر توبہ کرو بلکہ خلوت میں اس طرح کسی بڑے گناہ کی توبہ کے لئے خدا کے حضور کھڑے ہو جاؤ۔ جس طرح پرانے زمانہ کے استاد لڑکوں کو ٹانگوں کے نیچے سے ہاتھ نکلوا کر کان پکڑنے کی سزا دیتے تھے۔ تو شاید دو منٹ بھی اس ذلت کے نظارہ کو نہیں گزرتے کہ استجابت والی رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ذلیل کرو۔ ذلیل کرو اپنے تئیں اور اپنے نفس کو اپنے خدا کے آگے۔ تا کہ عزت ملے اور قبولیت نازل ہو

Digitized by Khilafat Library

بعض دفعہ دعا کرنے سے قبل ایسی گرہ دل کو لگ جاتی ہے۔ کہ وہ کھلنے میں ہی نہیں آتی۔ اس کے لئے ایک یہ ترکیب بھی ایک حدیث کے موجب میں نے نکالی ہوئی ہے۔ یعنی اپنے سر اور منہ کو غبار آلودہ کرے۔ اور اپنے بالوں کو پراگندہ کرے اور سجدہ میں پڑ جائے۔ اور کہے کہ اے میرے رب یہ اشعث اغبر آگیا ہے۔ اور تیری درگاہ سے فلاں مطلب لئے بغیر ہرگز نہیں ہٹے گا اور خدا کی قسم کبھی لئے بغیر نہیں ہٹے گا۔ کیونکہ تیرے ہی پیغامبر نے تیری طرف سے دنیا میں اعلان کیا ہے کہ رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ (یعنی بہت سے بال پراگندہ اور خاک آلودہ ایسے ہیں کہ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دے گا)

اسی طرح اگر نمازوں کے اندر دعا کرنی ہو تو اس رقت قلب کے لئے قرآن مجید میں کئی آیات ہیں جو فوراً دل کو پگھلا دیتی ہیں۔ مگر ہر مذاق اور ہر دل کے مناسب حال یہ آیات الگ الگ ہوتی ہیں۔ مثلاً ان بہت سی آیات میں سے میں ایسی آیات کو اپنے اوپر مؤثر پاتا ہوں

(۱) سورہ فاتحہ

(۲) رب السماوات والارض وما بینہما فاعبدہ واصطبر لعبادتہ ھل تعلم لہ سمیا۔

(۳) وعنت الوجوہ للحی القیوم

(۴) واشرقت الارض بنور ربہا ووضع الکتاب ...... الآیۃ

(۵) وھو الغفور الودود ذو العرش المجید فعال لما یرید

(۶) اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین من ذریۃ آدم وممن حملنا مع نوح ومن ذریۃ ابراہیم واسرائیل وممن ھدینا واجتبینا اذا تتلی علیہم آیات الرحمان خروا سجدا وبکیا

مجھے نہیں یاد کہ میں نے ساری عمر میں یہ آیت پڑھی ہو اور میری آنکھیں پر نم نہ ہو گئی ہوں۔

(۷) لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم

(۸) قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم الخ

(۹) اسی طرح تمام رکوع النبی الامی والا

(۱۰) یا سورہ احزاب میں منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا

(۱۱) اور علی الثلثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت الی آخر

(۱۲) الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ

(۱۳) والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

(۱۴) سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین

غرض اسی طرح بیسیوں آیات ہیں جو اس وقت ذہن میں مستحضر نہیں ہیں نہ یہاں لکھنے کی گنجائش ہے مجھے یاد ہے کہ میرے ہاں ایک نوکر تھا وہ جب صبح اٹھ کر پکار پکار کر اپنا یہ وظیفہ پڑھتا کہ:۔ "تو رب جلیل میں عبد ذلیل" تو اسے تو نہیں مگر میرے دل پر اس کا بے حد اثر ہوتا تھا۔ پس اصل مطلب دل کو رقیق اور مضطرب بنانا ہے بمعہ توجہ الی اللہ کے۔ اور جب یہ حالت میسر آ جائے۔ تو پھر معاملہ آسان ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں نے صرف ایک ذرا سا خاکہ بتایا ہے۔ آگے خود اپنے لئے راستہ نکال لو اور ہر شخص کے لئے الگ الفاظ اور الگ حرکات اس کے دل کو نرم اور رقیق کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ مگر اصل مفہوم اگر سمجھ لیا جائے تو عاقلے را اشارہ کافی ست اس سے زیادہ کا اظہار اپنے تئیں پبلک میں شرمندہ کرنا ہے۔ اور آیات کے سوا بعض اشعار حضرت صاحب کے اور بعض فقرے بزرگوں کے بھی اسی طرح مؤثر ہیں۔ بلکہ خود بنانے کا ملکہ حاصل کرنا چاہیئے۔

اسی طرح جب کوئی خاص مشکل حل نہ ہوتی ہو تو سفر پر چلا جائے اور ریل میں دعا کرے اور اللہ تعالیٰ کو اس کا وعدہ یاد دلائے جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہم سے کیا ہے کہ مسافر کی دعا کو قبول کروں گا۔ یا تہجد کے وقت اٹھ کر دعا مانگے۔ کیونکہ وہ وقت بڑی قبولیت کا ہے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ عرش سے اتر کر پہلے آسمان یعنی تمہاری چھت پر آ جاتا ہے اور اس کا رنگ حاکمانہ نہیں ہوتا بلکہ دوستانہ ہوتا ہے۔ اور چھپ چھپ کر سننے آتا ہے کہ میرا کون بندہ اس وقت مجھ سے دعا کر رہا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کا تبرک کپڑا اوڑھ کر دعا کرنا۔ یا حضور کی قبر پر جا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگنا بھی میرے تجربہ میں بہت بابرکت ثابت ہوا ہے۔ لیکن جو شرف اس معاملہ میں مسجد مبارک کے پرانے حصہ کو حاصل ہے وہ اور کہیں نہیں۔

پس ہمیشہ خدا تعالیٰ کے پیچھے پڑے رہو اور کبھی اس معاملہ میں استغنا ظاہر نہ کرو ورنہ ہلاکت ہے۔ کیونکہ خدا اور بندہ کے درمیان بجز دست بھیک مانگنے کے سوا اور کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ اسی سے محبت کرتا ہے۔ جو اس سے بہت مانگتا ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے۔ جو اس سے مانگنے سے کراہت کرتا ہے۔ کیونکہ دراصل ایسا شخص متکبر ہے۔

۹ دعا فروشوں سے خطاب

نویں۔ اب میرا روئے سخن بعض ان دوستوں کی طرف ہے۔ جو گو نیک ہیں۔ اور صاحب نیت بھی ہیں۔ مگر کسی غلطی کی وجہ سے انہوں نے ایک گونہ دعا فروشی کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ میں اس کے متعلق کوئی تفصیل نہیں دوں گا۔ صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ کام مکروہ ہے۔ بیشک وہ دعا کریں۔ مگر اس کا معاوضہ خود کچھ کہہ کر نہ طلب کریں۔ کیونکہ اس سے دعا کی برکت اور عظمت اور اصلی قدر کم ہو جاتی ہے۔ اور دنیا کی دیگر ادنیٰ اشیاء کی طرح ایک معمولی حیثیت کی قابل خرید و فروخت چیز رہ جاتی ہے مجھے یقین ہے کہ اگر دعا سے پہلے کسی نذرانہ کا سوال قطعاً نہ آئے۔ تو پھر بھی اتنا ہی یا اس سے بڑھ کر نذرانہ پہنچے گا۔ اور توحید و توکل کا درجہ اور بلند ہو گا۔ اور لوگوں کی اعتقادی حالت زیادہ بہتر ہو جائیگی اور روحانی فضا اور زیادہ صاف ہو جائیگی اور عوام الناس دعا کرانے والوں کی توجہ مرکز خلافت کی طرف زیادہ رہے گی۔ اور بس ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

ختم شد "دیباچہ عشق" یعنی باب اول کتاب "مذہب عشق"

شدھی کے ڈھول کا پول

فتنہ ارتداد کے زمانہ میں چند گھر ملکانہ ٹھاکروں کے صالح نگر ضلع آگرہ میں اشدھ ہو گئے تھے دوسرے ہندو ٹھاکر (جو ایک ہی دادا کے اولاد تھے) ان شدھ شدہ ٹھاکروں کے ساتھ رشتہ ناطہ تو الگ رہا ان کو حقہ تک نہ دیتے تھے۔ بارہ تیرہ سال کی منت و سماجت کے بعد شدھی سبھا نے دو تین ٹھاکروں کو کچھ دے دلا کر ان کے ساتھ حقہ پینے پر تیار کر لیا۔ اس تقریب کے لئے حلیہ اور ریاب کے بہانے سے چند گاؤں کے لوگوں کو موضع بردار متصل صالح نگر بلا لیا۔ ایک کنستر گھی ہون کنڈ میں جلا یا گیا۔ اور پوڑے دہی کھلایا گیا۔ مگر جب حقہ پینے کے لئے پیش کیا گیا تو سوائے دو تین کے۔ جو پہلے ہی کچھ دے دلا کر تیار رہئے گئے تھے۔ سب نے انکار کر دیا۔ اور جن دو تین نے پیا تھا ان کا بھی تمام ہندو برادری نے بائیکاٹ کر دیا۔ پھر ان کو ان شرائط پر معافی دیکر برادری میں شامل کرنے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ اول گنگا جی کا اشنان کریں دوم تمام برادری کو ڈنڈ دیں۔ سوم ان ملکانوں سے جو شدھ ہوئے تھے کبھی میل ملاپ بول چال نہ رکھیں وغیرہ۔

جب ان شدھ شدہ ملکانوں نے سنا کہ اب ہمارے ساتھ ایک دادا کی اولاد کے دو تین حقہ پینے کو تیار رہیں تو پھولے نہ سماتے تھے۔ لیکن ان بچاروں کو کیا پتہ تھا۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے۔ یہ ہے شدھی کا ڈھول پیٹنے والوں کا برتاؤ ان لوگوں کے ساتھ جو انہیں کے بھائی بند ہیں لیکن اچھوت لوگوں کے سایہ سے بھی یہ لوگ بھاگتے ہیں۔ ہریجن بھائیوں کو ایسے واقعات سے جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں عبرت پکڑنی چاہیئے

(ملاپ ۱۰ر نومبر ۳۶ء)

نیشنل لیگ کورز کے متعلق نہایت ضروری اعلان

بحکم جناب سالار جیش و نگران اعلیٰ

تمام بیرونی نیشنل لیگ کورز کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں کی کور اپنے آپ کو سالانہ جلسہ کے انتظام میں امداد دینے کے لئے پیش کرنا چاہے۔ وہ اپنی درخواست معہ فہرست ممبران جناب قائد اعظم صاحب کی خدمت میں ۱۲ دسمبر تک ارسال فرما دے خاکسار:۔ افسر جیش قادیان

Digitized by Khilafat Library

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

چین اور جاپان میں کشیدگی

(الفضل کے نامہ نگار مقیم کوبے کے قلم سے)

معذرت

کوبے ۱۵ اکتوبر۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) بعض مصروفیتوں کے باعث ہفتہ واری مکتوب لکھنے میں مجھ سے چند ناغے ہوگئے ہیں۔ جس کے لئے میں احباب سے معافی کا خواستگار ہوں۔

چین میں جاپانیوں کا قتل

اس عرصہ میں چین میں متعدد تشویشناک واقعات رونما ہوئے جن کی وجہ سے چین اور جاپان کے تعلقات اس وقت بہت نازک ہو رہے ہیں یہ واقعات یوں ہیں کہ چین کے تین چار شہروں میں یکے بعد دیگرے جاپانیوں کے قتل کی وارداتیں ہوئیں۔ پہلے شمالی چین کے علاقہ کے ایک شہر چنگ تاؤ نامی میں چار جاپانی وارد ہوئے۔ جن میں سے دو تو اخباروں کے نامہ نگار تھے اور دو تاجر۔ ان میں سے دو جاپانی ایک مشتعل شدہ ہجوم کے ہاتھوں مارے گئے اور باقی دو شدید زخمی ہوئے۔ اسی طرح ایک اور شہر پکھوئی نامی میں ایک جاپانی کاروباری آدمی جو سالہا سال سے وہاں مقیم تھا۔ مارا گیا۔ اس کے بعد شنگھائی میں ایک جاپانی سپاہی یا شاید ملاح ایک کوچہ میں پہرہ دیتا ہوا پستول سے گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اور سب سے آخر ایک اور شہر میں ایک جاپانی پولیس مین پر گولی چلائی گئی۔

واقعہ چنگ تاؤ کی تفصیل

چنگ تاؤ کے واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ ۱۹۱۵ء سے مختلف طاقتوں کے قونصل خانے اس شہر میں تھے اپنی اغراض تجارت کے پیش نظر جاپان نے بھی وہاں اپنا قونصل خانہ قائم کر لیا۔ مگر ۱۹۳۱ء ستمبر میں جب جاپان کی سرپرستی میں اور اس کی مدد سے مانچوریا کا علاقہ ایک الگ مستقل حکومت بن کر چین سے علیحدہ ہوگیا تو لازمی طور پر چینیوں کے دلوں میں جاپان کے خلاف نفرت اور غصہ پیدا ہوا۔ جس کو دیکھ کر جاپانی حکام نے یہ قرین مصلحت جانا کہ چنگ تاؤ کا قونصل خانہ عارضی طور پر بند کر دیا جائے۔

مانچوکو کی سلطنت کو جاپان کی سرپرستی میں قائم ہوتے اب پانچ سال گذر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں ایک طرف تو کم از کم بادی النظر میں چین اور جاپان کے آپس کے تعلقات اس زمانے سے بہتر ہیں۔ اور دوسری طرف اس علاقہ میں جس میں یہ شہر واقعہ ہے۔ جاپان کا مفاد بہت وسیع ہو چکا ہے۔ لہذا اب جاپانی حکومت نے چنگ تاؤ میں اپنا قونصل خانہ دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر جب چین سے اس بارہ میں پوچھا گیا۔ تو چینی حکومت نے انکار کر دیا اور کہا چنگ تاؤ میں جاپانی قونصل خانہ کھولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس انکار کے بعد جاپانی حکومت نے اپنا ارادہ ترک کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ باوجود چینی حکومت کی نارضامندی اور انکار کے قونصل خانہ قائم کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک جاپانی اس عہدہ پر مقرر کر دیا گیا اور چنگ تاؤ روانہ ہو گیا۔ چینی حکومت نے اس کو ایک مقام پر آگے بڑھنے سے روک دیا اور اس کے پروانہ راہداری پر ضروری اجازت ناموں کا اندراج نہ کیا۔ مگر بایں ہمہ اس جاپانی افسر نے چنگ تاؤ پہنچنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے ارادہ میں اس طرح کامیاب نہ ہو سکا۔ کہ چینی حکومت نے تمام باربرداری کا کام کرنے والی کمپنیوں کو حکم دیدیا کہ اس کو کسی قسم کی سواری مہیا نہ کی جاسکے۔

عین انہی دنوں میں جب یہ جھگڑا اس مرحلہ پر پہنچا ہوا تھا۔ دو جاپانی تاجر اور دو اخباروں کے نمائندے چنگ تاؤ پہنچ گئے۔ چونکہ قونصل خانے کے قضیئے سے ان کا تعلق نہ تھا۔ اس لئے حکومت نے ان کے رستے میں کوئی روک نہ پیدا کی۔ مگر سوئے اتفاق کہ ادہر چنگ تاؤ میں ایک پبلک جلسہ اس غرض سے ہو رہا تھا۔ کہ قونصل خانے کے سلسلہ میں جاپانی حکومت کی زبردستی کے خلاف احتجاج کیا جاسکے۔ اور ادہر یہ چار جاپانی ایک ہوٹل میں پہنچ گئے اور ساتھ ہی جلسہ گاہ میں جمع شدہ جم غفیر کو ان کی آمد کی اطلاع ہوگئی۔ بس پھر کیا تھا ہجوم مشتعل ہو کر سیدھا اس ہوٹل میں پہنچا جس میں جاپانی اترے ہوئے تھے۔ ان کو کمروں میں اور کمروں سے باہر گھسیٹ کر اس قدر زدوکوب کیا گیا کہ دو تو مر گئے۔ اور دو شدید زخمی ہوئے بعض رپورٹوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہجوم کو زیادہ غصہ اس سے آیا کہ لوگ اس مغالطہ میں پڑ گئے۔ کہ وارد ہونے والے جاپانیوں میں نیا مقرر شدہ جاپانی قونصل بھی ہے۔

جاپان میں چین کے خلاف غم و غصہ

قدرتی طور پر اس واقعہ کے نتیجہ میں جاپان میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور جب تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد تین چار واقعات قتل کے دوسرے شہروں میں بھی رونما ہوگئے تو اس غم و غصہ کی حد ہوگئی۔ فوراً جاپان نے فوجی جمعیت بھیجی اور جاپانی بیڑہ بھی جنوب میں پکھوئی اور شمال میں شانگھئی کے اردگرد جمع ہوگیا بعض بعض جگہوں پر ناکہ بندی اور دیگر قسم کے جنگی انتظامات بھی مستحکم کر لیے گئے۔ ایسے علاقوں میں چینی آبادی خوف وہراس سے پریشان ہوگئی اور درحقیقت حالات ایسے تھے کہ خطرہ تھا نہ معلوم کیا قیامت برپا ہو جائے۔ مگر شکر ہے۔ کہ اب معاملہ قدرے ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور کسی قدر امید نظر آتی ہے کہ شاید یہ قضیہ بھی صلح و آشتی سے ہی طے ہو جائے تاہم ابھی تک کلی طور پر خطرہ دور نہیں ہوا۔

جاپان کا نظریہ اور چین کا عذر

متذکرہ بالا نوعیت کے واقعات کے متعلق جاپان کا نظریہ یہ ہے کہ چین کی مرکزی حکومت جانتی بوجھتی ہوئی جاپان کے معاملہ میں ایسی معاندانہ پالیسی پر کاربند ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر عوام میں جاپان کے خلاف غصہ اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس قسم کے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ واقعات خواہ کسی شہر یا علاقہ میں ہوں جاپان ان کی تمام تر ذمہ داری مرکزی چینی حکومت پر ڈالتا ہے۔ چینی حکومت چونکہ جاپان کے مقابلہ میں کمزور ہے اس لئے اس کو سوائے منت و سماجت اور عاجزی کے چارہ نہیں۔ بطور عذر وہ یہ بات پیش کرتی ہے کہ چین میں جو سیاسی تحریکیں اندر ہی اندر ہر وقت جاری رہتی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ایسی خفیہ جماعتیں چین میں موجود ہیں۔ جن میں سے بعض اس حکمت عملی پر کاربند ہیں کہ چین کی موجودہ مرکزی حکومت کو جاپان سے لڑا کر کمزور کر دیا جائے تاکہ بعد میں وہ جماعتیں کمزور شدہ مرکز پر خود قابض و متصرف ہو سکیں۔ مثلاً کمیونسٹ عنصر یا وہ عنصر جو جنرل چیانگ کی شیک کے ساتھ دل میں رقابت رکھتا ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ جاپانی حکومت کا نظریہ درست ہے یا چین کا عذر

جاپان کے مطالبات

اس وقت جو گفت و شنید چینی حکومت اور جاپانی سفیر میں مندرجہ بالا واقعات کے سلسلہ میں اور آپس کے عام تعلقات کی درستی کے لئے ہو رہی ہے اس کو نہایت احتیاط سے بصیغہ راز رکھا گیا ہے مگر ان دونوں کے تعلقات کی زنجیر کی پہلے سے موجود کڑیوں پر نظر کرتے ہوئے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جاپان اس وقت کن کن باتوں پر زور دے رہا ہوگا۔ ایک مطالبہ تو جاپان کا یہ ہے کہ چینی حکومت شمالی چین کے پانچ صوبوں کی الگ اور خاص حیثیت تسلیم کر کے انکے جداگانہ سیاسی نظام کو تسلیم کرے۔ دوسرے بہت سے لوگوں کے نزدیک جاپان ینگ سی کی وادی میں متعدد مقامات پر اپنی فوج مقیم کرنا چاہتا ہے۔ تیسرے اس بات پر زور دے رہا ہے کہ درسگاہوں کی نصابی کتب میں سے ایسے حصے نکال دیئے جائیں جن کی وجہ سے جاپان کے خلاف نفرت یا غصہ پیدا ہوتا ہے چوتھے سرخ خطرہ چونکہ جاپان

[illegible]

Digitized by Khilafat Library

چندہ تحریک جدید سال دوم کی ۳۳ فیصدی سے زائد بقایا دار جماعتوں کی فہرست

جماعتوں کو فوری توجہ کی ضرورت

Digitized by Khilafat Library

سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اپنے ایک نوٹ کے ساتھ اُن جماعتوں کی فہرست جن کے وعدہ میں سے تینتیس ۳۳ فیصدی زائد بقایا چندہ تحریک جدید کا تھا ۔ ۲۴ ستمبر ۳۶ء کے روزنامہ "الفضل" میں شائع کی گئی تھی ۔ اس فہرست کے بقائے کی میزان ۱۳۴۷۳ روپیہ تھی ۔ ۳۱ اکتوبر ۳۶ء تک اس بقائے میں سے ۴۷۵۶ روپیہ جو ۳۵ فی صدی کی شرح سے ہے وصول ہوئے اور اب واجب الادا رقم ۸۷۱۷ ہے جس کا پورا ہونا یکم دسمبر ۳۶ء تک (جو چندہ تحریک جدید سال دوم کی آخری میعاد ہے) ضروری ہے ۔

مندرجہ ذیل جماعتوں نے اس بارہ میں خاص توجہ سے کام لیا ہے :۔

(۱) جماعت کالرا دیوان سنگھ ۔ اس جماعت کے چار دوست ہیں جن کا وعدہ ۳۴۷ روپیہ کا تھا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملتے ہی انہوں نے باقی رقم بھیج کر وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

(ب) جماعت احمدیہ پٹیالہ نے اپنا بقایا ۹۳ فی صدی پورا کیا ہے ۔

(ج) جماعت احمدیہ فیروزپور شہر نے بھی ۹۳ فیصدی بقایا ادا کر دیا ہے ۔ مگر قصور ۔ زیرہ ۔ اور موگا کی جماعتوں نے وعدوں کی طرف توجہ نہیں کی ۔ چونکہ جماعت فیروزپور کے امیر جماعت اپنے حلقہ کے بھی امیر ہیں اور مندرجہ بالا جماعتیں ان کے حلقہ میں ہیں ۔ اور ان کی بھی رقم ان کے ذریعہ آتی ہے ۔ اس لئے اپنے حلقے کی جماعتوں کا وعدہ سو فیصدی پورا کرانا بھی ان کے فرائض میں سے ہے

(د) مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنے بقایا کی رقم ۶۶ فیصدی سے ۹۲ فیصدی تک ادا کر دی ہے :۔

چک نمبر ۳۲ احمد آباد نوا لہ ضلع منٹگمری ۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۔ یہ زمیندار احباب کی جماعتیں ہیں ۔ وہ زمیندار جماعتیں جنہوں نے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا نہیں کیا ۔ ان کو خاص توجہ کرنی چاہیئے ۔ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور ۔ خانپور ۔ بھاول پور ۔ خانانوالی میانوالی ۔

(ہ) پشاور ۔ اس جماعت نے اپنا بقایا ۷۰ فیصدی پورا کر دیا ہے ۔ صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب نے بقایا کی یہ رقم دو ہفتہ کے اندر وصول کر کے ارسال کی ہے ۔ وعدہ پورا کرنیوالے احباب و صاحبزادہ صاحب کا بہت بہت شکریہ ہے ۔ باقی رقم کے لئے حکیم محمد مرغوب اللہ صاحب سے اُمید ہے کہ وقت کے اندر سو فیصدی پورا کر دیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

(و) جماعت لاہور کا بقایا قریب ۵۰ فیصدی واجب الادا تھا ۔ کارکنان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سنتے ہی ۵۷ فیصدی بقایا ادا کر دیا ہے ۔ باقی اس ماہ میں پوری ہونی چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے ۔

(۲) مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنا بقایا ۵۰ فیصدی یا کچھ کم و بیش ادا کیا ہے

اوراہ بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ ۔ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ۔ گوجرانوالہ ۔ سرڈوعہ ضلع ہوشیارپور ۔ جالندھر شہر ۔ لدھیانہ ۔ تہال ضلع گجرات ۔ احمدی پور ضلع جہلم ۔ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور ۔ چک نمبر ۸۰ ضلع منٹگمری ۔ کھیوہ محلہ دارالعلوم قادیان ۔ ادکاڑہ ۔ لکھنؤ ۔ بد ملہی ۔ ضلع سیالکوٹ ۔

(۳) مندرجہ ذیل جماعتوں نے کچھ رقم ادا کی ہے ۔ سیالکوٹ شہر ۔ گنجیالیاں ۔ داتہ زیدکا ۔ بیڈ مرالہ ۔ شیخوپورہ ۔ ننکانہ صاحب ۔ سید والا ۔ امرتسر شہر ۔ مانسہرہ ۔ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ ۔ سنگہ ضلع جالندھر ۔ جالندھر چھاؤنی ۔ منٹگمری ۔ مالیر کوٹلہ ۔ گولیکی ضلع گجرات ۔ کمنجاہ ۔ شادی لال ۔ میرٹھ چھاؤنی ۔ بھاگلپور ۔ مونگیر ۔ مظفرپور ۔ ملیہ گوندہ ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ اکھوال ۔ طالب پور بھنگوان ۔ تلونڈی جھنگلاں ۔ لودی ننگل ۔ محلہ دارالرحمت قادیان ۔ حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان ۔ حلقہ ریتی چھلہ قادیان ۔ قادرآباد متصل قادیان ۔ حیدرآباد سندھ ۔ مظفرگڑھ ۔ چک نمبر ۹۸ علاقہ سرگودھا

جن جماعتوں نے کچھ رقم چندہ تحریک جدید کی ادا کی ہے ۔ ان کی توجہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ارشاد کی طرف دلائی جاتی ہے انہیں چاہیئے کہ اپنا چندہ نومبر کے آخر تک پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں ۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں ۔ تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں ۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے ۔ بلکہ اور قربانی کرنے کو تیار ہیں ۔ یہ مت خیال کرو کہ تم امتحان میں پڑ گئے ۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے ۔ جو آج گھبراتا ہے ۔ اس کا کل کیا حال ہوگا ۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ سستیوں اور غفلتوں کو چھوڑ دو ۔ ہر ایک تحریک میں طاقت کے مطابق حصہ لو ۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو ۔ جو منافق کرتا ہے ۔ بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے"

(۴) ذیل میں اُن جماعتوں کے نام مع بقایا دیئے جاتے ہیں جنہوں نے ۲۴ ستمبر ۳۶ء سے ۳۱ اکتوبر ۳۶ء تک کچھ ادا نہیں کیا

بھاگووال ضلع سیالکوٹ ۔ ۱۶/- داعیہ رعیہ ۔ ۱۰/- سبن باجوہ ۔ ۶۰/- درگانوالی ۔ ۱/۸ راہوں ۔ تلوہ صوبا سنگھ ۔ ۹ لائل پور ۔ ۴۸ چک نمبر ۹۵ ۔ ۱۲/- قصور ۔ ۱۱۸/- موگا ۔ ۳۳/- زیرہ ۔ ۳۴/- تو پی ضلع پشاور ۔ ۸/۴ مانگٹ اونچے ۔ ۳۵/- پیرکوٹ ۔ ۴/۶ پریم کوٹ ۔ ۵/۹ تلونڈی کھجورانوالی ۔ ۲۵/- کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور ۔ ۲۸/- کھیمباں ضلع ہوشیارپور ۔ ۲۰/- کریم پور ضلع جالندھر ۔ ۱۵/- بیریسیاں ۔ ۲۰/- غوث گڑھ پٹیالہ ۔ ۷۰/- سری نگر ۔ ۴۴/- خانپور پٹیالہ ۔ ۲۵/- حبوکے ضلع گجرات ۔ ۲۴/- فتح پور ضلع گجرات ۔ ۲۳/- احمدی پور ضلع جہلم ۔ ۲۴/- بریلی ۔ ۱۲۳/- سہارنپور ۔ ۷۹/- دھرم کوٹ بگہ ۔ ۸۵/- سارچور ۔ ۲۵/- گلانوالی ۔ ۳۰/- چک نمبر ۲ راؤ تیاقی سندھ ۔ ۳۴/- جاتگ سندھ ۔ ۲۳/- کمال ڈیرہ ۔ ۴۴/- چک نمبر ۱۶۶ مراد ۔ ۱۸۴/- عارف والہ ۔ ۲۷/- چک ۴۶ء سرگودھا ۔ ۲۳/- چک نمبر ۱۱۶ سرگودھا ۔ ۴۵/- چک نمبر ۳۷ سرگودھا ۔ ۴۵/- ادرحمہ ۔ ۸۵/-

ان جماعتوں کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "میں ان کا نام شائع کرتے ہوئے وہاں کی جماعتوں کے نمائندوں کو جو مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے تھے اس طرف توجہ دلاتا ہوں اُمید ہے کہ وہ جلد اس کمی کو پورا کرنے کی فکر کریں گے ۔ ان کے علاوہ میں جماعت کے ہر مخلص کو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جذبہ رکھتا ہے ۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذاتی کام میں ہرج کر کے بھی بقایوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کرے ۔ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں پر خاص فضل فرمائے ۔

ہندوستان کی جماعتوں اور افراد پر بھی یہ واضح ہونا چاہیئے کہ اگر ان کا وعدہ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک سو فیصدی پورا نہ ہوا اور نہ ہی انہوں نے یکم دسمبر ۱۹۳۶ء کے بعد ادا کرنے کی مزید مہلت حاصل کی ۔ تو جہاں سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والی جماعتوں اور افراد کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یکم دسمبر ۱۹۳۶ء کو پیش ہوگی ۔ وعدہ نہ پورا کرنے والی جماعتوں اور ان کے افراد کی فہرست بھی پیش کی جائیگی ۔ پس جماعتوں اور افراد کو اپنی خوشی اور آزاد مرضی سے کئے ہوئے وعدہ کو وقت کے اندر پورا کرنا ضروری ہے ۔ کیونکہ مومن کی شان یہ ہے کہ اس کا وعدہ اٹل ہوتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ احباب کو وقت کے اندر اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق دے

خاکسار

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)